OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u21.v6.01(22)238-249

سورۃ البقرۃ میں وارد مباحث کا تجزیاتی مطالعہ تفسیر نجوم الفرقان کی روشنی میں

Analytical study of the subjects mentioned in Surat al-Baqarah
in the light of Tafseer Najoom Ul Furqan

Dr. Hafiz Ghulam Anwar Panhwar (Al-Azhari)
Assistant Professor Islamic Studies, Shah Abdul Latif University Khairpur Mir's Sindh Pakistan
Email: anwaralazhari@gmail.com

Majid Nawaz Malik
Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi.
Email: majidnawaz88@gmail.com

Received on: 29-01-2022 Accepted on: 01-03-2022

Abstract

The Holy Quran is the last book of guidance of Allah Almighty. The name of the biggest Surah of the Holy Quran is al-Baqarah. In Surah Al-Baqarah, many topics and discussions are described. In this Surah, there is an order to establish prayer. Prayer is one of the pillars of Islam. It is one of the most important members and to abandon it is a grave sin. In this Surah, it is encouraged to spend in the way of Allah. Along with this, in this Surah, the integrity and purity of the Prophets (peace be upon them) is also described. All the Prophets of Allah (peace be upon them) are free from sins. In this surah, the commandments of magic and facing the Qibla during prayer are also explained. Fasting is one of the most important members of Islam, but the elderly, the sick and there is leave for a disabled person to pay expiation, when he is healthy, he will have to fast again. Allama Abd al-Razzaq Bhatralawi has shed light on all these discussions in detail in his Tafsir al-Nujju Al-Furqan and explained them with great detail.

Keywords: Surat al-Baqarah, Tafseer, Prayer, Integrity and Purity.

تمہید

مولانا بھترالوی نے اپنی ساری زندگی دین کے لیے وقف کردی۔ آپ اپنی اعلیٰ تعلیم سے فراغت حاصل کرتے ہوئے سنت رسول اور اپنے اسلاف کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ مولانا نے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ملک کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگ گے۔

مولانا بھترالویؒ نے ناصرف مختلف مضامین اور فنون کی تدریس کی بلکہ ان کے خلاصہ جات اور حواشی بھی تحریر کئے ہیں۔ جو کہ آپ کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ درس نظامی کے تمام علوم وفنون پر مکمل رکھتے ہیں۔ مولانا اسحاق ہزاروی کا کہنا ہے کہ

"درسیات کی تمام کتب میں کوئی بھی ایسی کتاب نہیں ہے کہ جس کے پڑھانے میں آپ کو کوئی دقت محسوس ہوتی ہو۔ یہ آپ کی قابلیت،

جدو جہد اور پر خلوص اساتذہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ ہر مضمون کو بڑے احسن طریقے سے پڑھا لیتے چاہے وہ کسی بھی فن سے ہو"[1]
آپ کی تحریر وتدریس کا یہ خاصہ ہے کہ آپ طلباء کے مزاج کو بڑی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ ہر طالب علم کی تشفی کے لیے اس کی سطح پر آکر سمجھاتے تھے۔ آپ ہر طرح کے حالات میں اسباق جاری رکھتے تھے اور حتی المقدور کوشش کرتے تھے کہ طلباء کا وقت ضائع نہ ہو۔ چھوٹے چھوٹے معاملات وحادثات پر قطعا چھٹی نہیں کرتے تھے۔ یہ آپ کا دین کے ساتھ خلوص اور شوق تھا۔

تصنیفی خدمات

مولانا بھترالویؒ اپنی تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف کے میدان میں بھی پیش نظر رہے۔۔ مولانا ایک ہمہ جہت علمی شخصیت تھے۔ آپ نے دور حاضر میں جو تصنیفی کام کیا اس کا اندازہ آپ کی تحریر کردہ کتب اور تفسیر نجوم الفرقان من تفسیر آیات القرآن سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کی تصنیف شدہ کتب درج ذیل ہیں۔

قرآنیات

1۔ نجوم الفرقان من تفسیر آیات القرآن
2۔ تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان

عبادات

1۔ نجوم التحقیق
2۔ نماز حبیب کبریا
3۔ فضائل رمضان
4۔ فضائل ومسائل قربانی
7۔ تحفہ نماز
8۔ مرد عورت کی نماز وعبادات میں فرق
9۔ مسجد اور احکام

عقائد

1۔ عقیدہ وحاضر وناظر
2۔ رفع الدرجات
3۔ عصمت انبیاء
4۔ شمائل ترمذی
5۔ جواہر التحقیق
6۔ شمع ہدایت
7۔ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب
8۔ اسلام میں عورت کا مقام
9۔ معراج مصطفی
10۔ اذان میں انگوٹھے چومنا مستحب ہے

موضوعات قصص

1۔ تذکرۃ الانبیاء
2۔ انوار التحقیق
3۔ رسائل بھترالوی جلد نمبر 1
4۔ رسائل بھترالوی جلد نمبر 2

درسی کتب پر حواشی

1۔ذریعۃالنجاح(نورالایضاح کا عربی حاشیہ)	2۔المظہر النوری(المختصر القدوری کا عربی حاشیہ)
3۔ضوءالمصباح(تلخیص المفتاح کا عربی حاشیہ)	4۔الجواہر السنایہ(الہدایہ،اول تا چہارم کا عربی حاشیہ
5۔سراجی کا عربی اور اردو دونوں میں حاشیہ	6۔میزان الصرف(اردو حاشیہ)

7۔الموسومۃ کشاف الحقائق(کنزالدقائق کا عربی حاشیہ) 8۔مراحالارواح(اردو حاشیہ)

خلاصہ جات

1۔خلاصہ سراجی	2۔خلاصہ حسامی
3۔خلاصہ مناظرہ رشیدہ	4۔خلاصہ توضیح وتلویح
5۔خلاصہ شرح عقائد	6۔خلاصہ شرح نخبۃ الفکر
7۔خلاصہ شرح معانی الآثار	8۔خلاصہ تفسیر بیضاوی

مذکورہ بالا تمام تصنیفات مولانا عبدالرزاق بھترالویؒ کے قلم کا شاہکار ہیں۔ذیل میں اپنی کی معرکۃ الآراء تصنیف تفسیر نجوم الفرقان کی روشنی میں سورۃالبقرۃ کے مضامین کا مختصر اتجزیاتی مطالعہ کیاجائے گا۔

ایمان بالغیب اور اقامۃالصلوٰۃ

"اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُوْنَ[2]

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں ''ایمان''اور ''غیب''کاذکر ہواہے اس سے متعلق چند امور درج ذیل ہیں۔

1۔شرع میں ایمان اس چیز کا نام ہے کہ جو رسول اللہ کی طرف سے لایا گیا اس کی تصدیق کرنا یعنی ایمان کے لیے اتنا ہی ضروری ہے کہ نبی کریم نے جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہے میں اسے دل سے تسلیم کرتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت،انبیاء کرام کی نبوت، ملائکہ، اللہ تعالیٰ کی مخلوق تمام آسمانی کتب،آخرت پر اجمالی طور پر ایمان کافی ہے۔تفصیلی طور پر نماز،اس کے اوقات کار، نماز کی رکعتیں وغیرہ کو جاننا ان پر عمل کرنا عملیات میں داخل ہو جائے گا۔خلاصہ یہ ہے ایمان'' اسے کہتے ہیں کہ بندہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین(میں داخل)ہیں اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔[3]

تنبیہ،اگر فرض کیا کہ کوئی شخص تصدیق کرتا ہے ان تمام امور کی جو نبی کریم نے رب تعالیٰ کی طرف سے لائے اور زبان سے اقرار بھی کرتا ہے اور ان پر عمل بھی کرتا ہے لیکن کافروں کی خاص کفریہ علامات کو اگر وہ بھی اپنے کام میں لاتا ہے تو اسے کافر کہا جائے گا جس طرح کوئی شخص اپنے اختیار سے بت کو سجدہ کرے اس میں کوئی جبر واکراہ نہیں پایا گیا تو اسے کافر کہا جائے گا۔اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے اختیار سے

زنار باندھاتواسے بھی کافر ہی کہاجائے گا۔ زُنَّار یہ ایک دھاگہ ہے جو کافر لوگ اپنے آپ کی پہچان کرانے کے لیے گردن میں ڈالتے ہیں۔ [4]

2۔اعمال ''ایمان میں داخل نہیں ہوتے اسی لیے قرآن پاک میں ایمان کے ساتھ عمل کا جداگانہ ذکر کیاجاتاہے جیسے اس آیت میں بھی ایمان کے بعد نماز وصدقہ کاذکر علیحدہ طور پر کیا گیاہے۔

3۔ غیب ''وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہواور ہم اپنے حواس جیسے دیکھنے، چھونے وغیرہ سے اور بدیہی طور پر عقل سے اسے معلوم نہ کر سکیں۔

4۔جب کافر کسی کو مارنے کی یا کسی حصے کو کاٹنے کا کہہ کر کلمہ کفر زبان پر جاری کرنے کا کہیں تو مومن اپنے آپ کو بچانے کی غرض سے کلمہ کفر زبان پر جاری کردے تو اس کے لئے جائز ہے تاہم اگر صبر کرے اور اسے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہو گا۔ [5]

5۔ غیب سے مراد، جو چیز حواس اور عقل میں نہ آسکے اس میں کامل طور پر غیبت پائی جاتی ہے۔

غیب کی اقسام:

(۱) جس کے حاصل ہونے پر کوئی دلیل نہ ہو۔ یہ علم غیب ذاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور جن آیات میں غیرُاللہ سے علمِ غیب کی نفی کی گئی ہے وہاں یہی علمِ غیب مراد ہوتا ہے۔

(۲) جس کے حاصل ہونے پر دلیل موجود ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، گزشتہ انبیاء کرام اور قوموں کے احوال نیز قیامت میں ہونے والے واقعات وغیرہ کا علم۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے بتانے سے معلوم ہیں اور جہاں بھی غیرُاللہ، کیلئے غیب کی معلومات کا ثبوت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے بتانے ہی سے ہوتا ہے

6۔اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کسی کیلئے ایک ذرے کا علمِ غیب ماننا قطعی کفر ہے۔

7۔اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں جیسے انبیاء کرام اور اولیاء عظام پر ''غیب'' کے دروازے کھولتا ہے۔

نماز قائم کرنا

1۔ایمان اعمال کے لئے اصل ہے کیونکہ ایمان کے بعد ہی اعمال کی کوئی حیثیت ہو سکتی ہے۔

2۔ جس شخص نے زبان سے تو اقرار کیا لیکن اعتقاد نہ رکھا وہ منافق ہے، جس نے اقرار ہی نہیں کیا وہ کافر ہے خواہ دل میں اعتقاد بھی نہ ہو اور زبان سے اقرار بھی نہ ہو وہ عنداللہ بھی کافر ہے اور دنیاوی احکام کے لحاظ سے بھی کافر ہے خواہ دل میں اعتقاد ہو لیکن زبان سے اقرار نہ ہو وہ بھی دنیاوی احکام کے لحاظ سے تو کافر ہی ہے البتہ عنداللہ مومن ہو گا تاہم اقرار نہ کرنے کی وجہ سے اور اعمال کے نہ پائے جانے کہ وجہ سے درجہ فسق میں ضرور ہو گا۔ اور اگر زبان سے اقرار بھی ہو دل میں اعتقاد بھی صرف اعمال میں وہ کوتاہی کرتا ہو تو اسے فاسق کہا جائے گا۔ [6]

1۔ان عبادات سے درمیانی اوقات سے صغائر گناہ تو معاف ہوں گے لیکن کبیرہ گناہ صرف اور صرف توبہ سے یا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی معاف ہو سکیں گے۔

2۔اگرچہ دس سال کے بچے ہو جائیں تو انکو نماز نہ ادا کرنے پر مارنا جائز ہے لیکن یہ مار ہاتھ سے ہو ڈنڈے کوڑے وغیرہ سے نہ ہو۔ مطلقاً مارنا تو

حدیث سے ثابت ہو گیا کہ بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور نماز نہ ادا کرنے پر انکو مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ یہ مارنا بھی ہاتھ سے ہے اور وہ بھی دو، تین تھپڑ سے زیادہ نہ ہوں، ماں باپ کیلئے بھی یہی حکم اور استاذ کیلئے بھی یہی حکم ہے۔

نماز قائم کرنے کے فضائل اور نہ کرنے کی وعیدیں

قرآنِ مجید اور احادیث میں نماز کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے والوں کے فضائل بیان کئے گئے اور نہ پڑھنے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے چنانچہ سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ "[7]

ترجمہ: تحقیق مؤمنین کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔

اسی سورت میں ایمان والوں کے مزید اوصاف بیان کرنے کے بعد ان کا ایک وصف یہ بیان فرمایا کہ

"وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ "[8]

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اور ان اوصاف کے حامل ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

"اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ"[9]

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جو وارث ہیں جو جنت الفروس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے نماز پر مداومت کی تو قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور، برہان اور نجات ہو گی اور جس نے نماز کی محافظت نہ کی تو اس کے لیے نہ نور ہے، نہ برہان، نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔[10]

مال خرچ کرنا

اہل وعیال پر خرچ کرنا ضروری ہو جب وہ اس کے محتاج ہوں تو ان کا نفقہ اس پر فرض ہے۔ فرض کی ادائیگی پہلے ہے نفل بعد میں اور اپنے ہی اہل وعیال پر خرچ کرنے میں صلہ رحمی بھی پائی گئی لیکن جب اہل وعیال محتاج نہیں ان کا مال ان کی کفایت کر رہا ہو تو اب اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا نفلی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ انسان فرائض ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نفلی صدقہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو پہلے فرض اور واجب ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔

سات قسم کا مال خرچ کرنا شریعت میں عبادت ہے۔

1۔فرض زکوۃادا کرنا نقد مال سے جب وہ صاحب نصاب ہو اور سال گزر جائے مویشیوں اور مال تجارت سے زکوۃادا کرنا اور زمین کی پیداوار سے عشر ادا کرنا۔

2۔صدقہ فطر، رمضان میں ادا کر دے یا شوال کا چاند دیکھنے پر ادا کر دے عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے البتہ بعد میں ادا ہو سکے گا۔

3۔خیرات یعنی سوال کرنے والوں کو دینا، مہمانوں کا کھانا کھلانا، ضعیف اور یتیم لوگوں کی امداد کرنا اور قرض دینا یہ تمام قسم کے نفلی صدقات ہیں جو زکوۃ کے علاوہ ہیں۔

4۔مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا مسجد بنانا، دینی مدارس بنانا، پل بنانا، کنواں بنانا، مہمانوں یعنی مسافروں کے لئے سرائے بنانا۔

5۔حج کے لئے مال خرچ کرنا جب اس کے پاس باقی مال اتنا ہو کہ آنے جانے کا، وہاں رہنے کے اخراجات کے لیے کافی ہو، اور جتنا وقت اس کا حج پر صرف ہو اتنے وقت کے لیے اس کے اہل و عیال کا خرچ بھی موجود ہو۔

6۔جہاد کے لیے مال خرچ کرنا کیونکہ جہاد کے لیے ایک درھم خرچ کرنا سات سو دوھم اور جگہ پر خرچ کرنے کے برابر ثواب حاصل کرنا ہے۔

7۔نفقات واجبہ، یعنی زوجہ پر خرچ کرنا، چھوٹی اولاد پر خرچ کرنا اور اپنے محارم کی مجبوری اور معذوری کے وقت اپنی طاقت کے مطابق ان پر خرچ کرنا۔[11]

جھوٹ بولنے کی وعید اور نہ بولنے کا ثواب

"وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُ"[12]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور اس پر دردناک عذاب کی وعید ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس سے بچنے کی خوب کوشش کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے، رسول اللہ نے ارشاد فرمایا" سچائی کو (اپنے اوپر) لازم کر لو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔[13]

حضرت انس سے روایت ہے، حضور اقدس نے ارشاد فرمایا" جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا۔[14]

انبیاء کرام کی عصمت کا بیان

1۔انبیاءاللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے بارے میں واضح ارشاد فرمایا۔

"اِنَّا اَخْلَصْنٰہُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ"[15]

ترجمہ: ہم نے ان کو خالص کر لیا تھا ایک خالص شے یعنی آخرت کے گھر کی یاد دہانی کیلئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

" اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ"[16]

ترجمہ: بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔

2۔جو اللہ تعالیٰ کے بر گزیدہ بندے ہیں شیطان انہیں گمراہی کی طرف نہیں لے جا سکتا، جیسا کہ اس کا یہ اعتراف خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

"قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْہُمُ الْمُخْلَصِیْنَ "[17]

ترجمہ: بولا تیری عزت کی قسم میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا سوائے ان کے جو تیرے خالص بندے ہیں۔

آیت کریمہ کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر شیطان کا داؤ نہیں چلتا کہ وہ ان سے گناہ یا کفر کرادے۔ گناہ کرنے والا مذمت کئے جانے کے لائق ہے، جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مطلقاً ارشاد فرمادیا کہ

"وَ اِنَّہُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ "[18]

ترجمہ: اور وہ ہمارے نزدیک نیک اور منتخب بندوں میں سے تھے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

"وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْن"[19]

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

آیت کریمہ میں نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب دی گی ہے۔ احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا" جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"[20]

انبیاء کرام پر ایمان لانا

"وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَہٗ وَہُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَہُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ "[21]

ترجمہ: جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ

وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

حضرت عُرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔

جادو کی تعریف اور اس کی مذمت

"فَيَتَعَلَّمُونَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ"[22]

ترجمہ: پس وہ سکھاتے ہیں جس سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالیں۔

محققین نے جادو کی چند تعریفات بیان کی ہیں ایک یہ ہے کسی شریر اور بدکار شخص کا مخصوص کام کی عادت کے خلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔ جادو اچھے اور برے لوگوں کے درمیان فرق کرنے اور لوگوں کو پرکھنے کے لیے نازل ہوا ہے اور اگر اس جادو میں ایمان کے خلاف کلمات اور افعال ہوں تو جو اس کو سیکھ کر عمل کرے گا تو کافر ہو جائے گا، اور اگر کفریہ کلمات و افعال نہ ہوں تو کفر کا حکم نہیں ہے۔

1۔ جس جادو سے ایمان ختم ہو جاتا ہے اگر اس کا عامل مرد ہو تو اسے مار دیا جائے۔

2۔ جو جادو ایمان کو زائل نہیں کرتا لیکن اس سے جانیں ہلاک ہوتی ہیں اس کو بھی مار دیا جائے گا۔

3۔ عامل جادو کرنے والا توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہو گی۔

4۔ مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

5۔ جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ سے نفع پہنچا سکتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بیماروں، اندھوں اور کوڑھوں کو شفاء بخشنا خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

استقبالِ قبلہ

"وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ"[23]

ترجمہ: اور جہاں کہیں ہو تو اپنے چہرے کو قبلہ کی طرف پھیرو۔

اس آیت میں مسلمانوں کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس لئے یہاں نماز میں استقبالِ قبلہ سے متعلق چند مسائل ذکر کئے جاتے ہیں.

نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا شرط ہے۔

جو شخص عین کعبہ کی سمتِ خاص کو معلوم کر سکتا ہے، تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے، جہت (کی طرف منہ کرنا) کافی نہیں اور جو شخص عین کعبہ کی سمتِ خاص معلوم نہیں کر سکتا اگرچہ وہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے کعبہ کی جہت کی طرف منہ کرنا کافی ہے۔ کعبہ کی

جہت کی طرف منہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو۔
اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہو جو بتادے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا نکلے تو ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے قبلہ کی سمت معلوم کر سکے، تو ایسے کے لئے حکم ہے کہ وہ سوچے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔[24]

فدیہ کا بیان

روزہ بدنی عبادت ہے ایسے مرد یا عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت کھو بیٹھے ہیں چاہے بڑھاپے کے ضعف کے سبب یا کسی ایسی شدید اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو روزہ رکھنے میں حائل ہو، یعنی اگر اس بیماری کی حالت میں روزہ رکھا جائے تو بیماری اور تکلیف میں اضافہ ہونے کا واخدشہ ہو ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن حکیم میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ اس کے بدلے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دے دیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

"اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"[25]

یہاں بعض اہل علم نے ہر روزے کے عوض ایک وقت کا کھانا مراد لیا ہے اور اکثر نے یہاں ایک روزے کے پہلے ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا مراد لیا ہے۔ قرین قیاس دو وقت کا کھانا ہے کیونکہ یہ فدیہ رمضان میں اور کرنے کا علم ہے تو اس سے مراد سحری اور افطاری دونوں ہوں گے۔ "فدیۃ بعام مسکین" سے مراد یہ کسی نے بھی نہیں لی کہ اس کے کھانے کا معیار وہ ہو جو مسکین عام طور پر کھاتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ کیا گیا ہے کہ فدیہ کے طور پر دیا جانے والا کھانا فدیہ دینے والے کے معیار کے مطابق ہوگا یعنی اس سے مراد وہ کھانا ہوگا جو فدیہ دینے والا عام طور پر کھاتا ہے۔ لہذا اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا تعین فدیہ دینے والے نے خود انفرادی طور پر کرنا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ فدیہ کی ایک مقدار مقرر کرنا محال ہے پس یہ ہر فدیہ دینے والے کیلئے اس کے انفرادی معیار کے مطابق کمی و بیشی ہو سکتی ہے۔ اس قدر فدیہ ادا کرنے کے بعد شرعی تقاضا پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں اللہ رب العزت نے اضافے کی جو ترغیب دی ہے وہ بھی مد نظر رہنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ جو اس میں اضافہ کرے گا اس کے اپنے لیے بھی بہتر ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فدیہ میں جتنا بھی اضافہ کر لیا جائے وہ اسی قدر باعث خیر ہے۔ فقہی اعتبار سے یہ اضافہ کرنا مستحب عمل ہوگا۔ فدیہ دینے والا اضافہ کرے گا تو وہ اس کے لیے موجب خیر ہوگا لیکن اگر وہ اضافہ نہیں کرے گا اور اپنے معیار کے مطابق بعام مسکین بطور فدیہ دینے پر اکتفا کرے گا تو اس کے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا بلکہ شرعی تقاضا پورا ہو جائے گا۔ اس سے یہ بات مزید واضح ہوئی کہ فدیہ کی مقدار کا تعلق ہر فدیہ دینے والے پر انفرادی طور پر منحصر ہے کیونکہ اس میں اضافہ فدیہ دینے والا اپنی طرف سے جذبے اور ذوق و شوق کے پیش نظر کرے گا اور جتنا اضافہ کرے گا اس کے لیے اتنا ہی موجب خیر و برکت ہوگا۔ صدقہ فطر کے لیے تو مختلف اجناس اور ان کی مقدار بعض روایات میں بیان کی گئی ہیں لیکن فدیہ کے لیے

انیتس یا تیس یوم کے لیے دو وقت کے کھانے کا تعین خود شارع علیہ السلام نے کر دیا ہے۔ایسے لوگ شیخ فانی ہوں یعنی عمر کے ایسے حصے میں ہوں کہ نہ روزہ رکھ سکتے ہوں اور نہ ہی آئندہ روزہ رکھنے کی امید ہو تو وہ روزے کی جگہ فدیہ دے دیں۔ جو شخص مریض تھا یا مسافر تھا روزے نہیں رکھ سکا۔ پھر صحیح ہو گیا یا مقیم ہوا اور روزے قضا کرنے کا وقت مل گیا لیکن قضا نہ کر سکا تو اس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے کہ اسکے روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ اگر اس نے وصیت کر دی تو اس کے تہائی مال سے ان کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا واجب ہو جائے گا۔ تہائی حصہ سے زائد مال بطور فدیہ تمام ورثاء اتفاق سے اور خوشی سے ادا کر دیں تو جائز ہے۔ اگر اس شخص نے وصیت تو نہیں کی لیکن ورثاء کو معلوم تھا کہ اس کے ذمے اتنے روزے تھے وہ اپنی مرضی سے اس کا فدیہ ادا کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ اس فدیہ کو قبول فرمائے گا۔

خلاصہ بحث:

1. علامہ عبدالرزاق بھترالویؒ ایک ماہر مدرس، محقق اور عظیم مصنف ہیں۔
2. آپ نے چالیس کے قریب کتب تصنیف کیں۔
3. اہل ایمان کی صفات میں ایمان بالغیب، اقامت صلوۃ اور انفاق فی سبیل اللہ ہیں۔
4. ایمان لانے کے بعد سب سے اہم نماز قائم کرنا ہے۔
5. انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔
6. جادو میں ایمان کے خلاف کلمات اور افعال ہوں تو جو اس کو سیکھ کر عمل کرے گا تو کافر ہو جائے گا، اور اگر کفریہ کلمات و افعال نہ ہوں تو کفر کا حکم نہیں ہے۔
7. نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا شرط ہے۔
8. روزہ بدنی عبادت ہے ایسے مرد یا عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت کھو بیٹھے ہیں چاہے بڑھاپے کے ضعف کے سبب یا کسی ایسی شدید اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو روزہ رکھنے میں حائل ہو، یعنی اگر اس بیماری کی حالت میں روزہ رکھا جائے تو بیماری اور تکلیف میں اضافہ ہونے کا قوی خدشہ ہو ایسے شخص کیلئے فدیہ ادا کرنے کا حکم ہے۔

حوالہ جات

---

[1] بالمشافہ ملاقات، مولانا اسحاق، ہزاروی

[2] القرآن، 3/2

[3] مفتی امجد علی بہارِ شریعت، ، مکتبۃ المدینہ کراچی، 72/1

[4] عبدالرزاق بھترالوی، نجوم الفرقان، ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی، 49/2

[5] عبدالرزاق بھترالوی، نجوم الفرقان، 49/2

[6] بھترالوی، عبدالرزاق، نجوم الفرقان، 61/2

[7] القرآن، 1،2/23

[8] القرآن، 9/23

[9] القرآن، 11/23

[10] امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، مکتبہ بیروت دار الکتب العلمیہ، الحدیث: 574/6587،2

[11] عبدالرزاق بھترالوی، نجوم الفرقان 96،97

[12] القرآن، 10/2

[13] مسلم، کتاب البر والصلۃ، الخ، باب فتح الکذب، الخ، الحدیث: 1405/1،2607

[14] امام ابو عیسیٰ محمد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، مکتبہ بشریٰ لاہور، الحدیث: 400/2000،3

[15] القرآن، 46/38

[16] القرآن، 24/12

[17] القرآن، 82،83/38

[18] القرآن، 47/38

[19] القرآن، 43/2

[20] بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، الحدیث: 232/645،1

[21] القرآن، 91/2

[22] القرآن، 102/2

[23] القرآن، 144/2

[24] بہار شریعت، نماز کی شرطوں کا بیان، ج1، ص487تا489

[25] القرآن، 184/2

References

1. Face-to-face meeting, Maulana Ishaq, Hazarvi
2. Qur'an, 2/3
3. Mufti Amjad Ali Bahar Shariat , Maktabatul Madina, Karachi, 72/1
4. Abdul Razzaqb.H.Rālwi, Najum al-Furqan, Zia-ul-Uloom Publishers, Rawalpindi, 2/49
5. 'Abd al-Razzaq b. 'Rālī, Najīm al-Furqan, 2/49
6. Bhatralvi, Abdul Razzaq , Najoom al-Furqan , 2/61
7. Qur'an, 23/1, 2
8. Al-Qur'an, 23/9
9. Qur'an, 23/11
10. Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad, Musnad Abdullah bin Amr bin Al-As, Maktaba

Beirut , Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Al-Hadith: 6587, 2/574
11. 'Abd al-Razzaq b.Al-Rālī, Najīm al-Furqan 96, 97
12. Al-Qur'an, 2/10
13. Muslim, Kitab al-Bar wa'l-Salat, al-Kha, Bab Qabah al-Qazab, al-Kha, al-Hadith: 2607, 1/1405
14. Imam Abu Isa Muhammad , Kitab al-Bar wa'l-Salat, Bab Ma Ja'a fi al-Mar'a, Maktaba Bushra, Lahore, Al-Hadith: 2000, 3/400
15. Qur'an, 38/46
16. Qur'an, 12/24
17. Qur'an, 38/82, 83
18. Qur'an, 38/47
19. Al-Qur'an, 2/43
20. Al-Bukhaari, Kitab al-Azaan, Bab Fadl Salat al-Jama'ah, al-Hadith: 645, 1/232
21. Qur'an, 2/91
22. Al-Qur'an, 2/102
23. Al-Qur'an, 2/144
24. Bihar Shari'ah, Statement of The Conditions of Prayer, Vol. 1, pp. 487-489
25. Qur'an, 2/184